

تبصرہ کتب

## نئے نظامِ تعلیم کی درسی کتب ایک مختصر جائزہ

تیمیہ زاہدی\*

پاکستان کو قائم ہوئے ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ بابائے قوم، قائداعظم محمد علی جناح نے ایک کمیشن بنایا کہ وہ مستقبل کے بچوں کے لیے "رائیٹ ٹائپ آف ایجوکیشن سسٹم" وضع کریں (پیرزادہ، ۱۹۶۶)۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ مذکورہ کمیشن کی دستاویزات اب بھی کسی سرکاری ریکارڈ میں محفوظ ہیں یا وقت گزرنے کے ساتھ متعدد سرکاری رپورٹوں اور فائلوں کے دباؤ تھے تلف ہو چکی ہیں۔ تاہم قائداعظم کا خواب ابھی تک شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔

ہے کونسی منزل میں ہے، کونسی وادی میں ہے  
عشق بلا خیز کا قافلہ سخت جان (اقبال، ۱۹۳۶)

قیام پاکستان کے فوراً بعد، گوناگوں مسائل مثلاً لاکھوں انسانوں کی آبادکاری، وسائل کی شدید قلت، اور انگریز و ہندو کی پیدا کردہ پیچیدگیاں (جیسے کشمیر اور حیدرآباد دکن کا الحاق) کے علی رغم، بابائے قوم نے جس مسئلے کو اپنی اولین توجہ کا مستحق سمجھا، وہ تعلیم کا نظام تھا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد یہ مسئلہ سیاسی انتشار کا شکار ہو کر رہ گیا، اور تاحال کسی نے بھی اسے اپنی سنجیدہ توجہ کا مستحق نہیں سمجھا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ آج کا پاکستانی نوجوان، جو گزشتہ پانچ دہائیوں میں تعلیمی اداروں سے فارغ ہو کر نکلا ہے، شدید استحصال کا شکار ہوا ہے۔

سب سے پہلے تو اس کا رشتہ ایک درجن سے زائد تعلیمی نظاموں (دینی/فقہی مدارس، حکومتی اسکول، مغربی تعلیمی اسکول، اے لیول، او لیول، پرائیویٹ اسکول، کیمبرج/اکسفورڈ) نے ایک دوسرے سے توڑ دیا اور ان مختلف اسکولوں کے طلباء کے درمیان ایک اتنی بڑی خلیج حائل ہو گئی ہے کہ اب ان سب کا (جو ایک ملک اور قوم کے نونہال ہیں) کسی ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونا ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے (غازی، ۲۰۱۴)۔ طبقہ اشرافیہ (جو بہت قلیل تعداد میں ہے) کے بچوں کی تعلیم جب اس ملک میں مکمل بوجاتی ہے تو وہ اپنے بچوں کو انگلستان اور امریکہ بھیج دیتے ہیں۔ وہاں سے وہ مغربی تہذیب کے اثرات سے مرعوب ہو کر جب ملک میں واپس آتے ہیں تو اس ملک پر حکومت کرتے ہیں۔

\*کراچی یونیورسٹی

اسی پس منظر میں "نئے نظام تعلیم" کے نام سے چند سال قبل ایک تجربہ شروع کیا گیا۔ اس موقع پر بعض اپلی علم نے پاکستانی تعلیمی نظام کی زیبوں حالی پر تنقید اور تجزیہ بھی پیش کیا۔ ان میں ڈاکٹر محمد آفتاب خان کی کتاب بعنوان پاکستان کے تعلیمی نظام کی زیبوں حالی خاص طور پر قابل ذکر ہے (خان، ۲۰۲۰)۔ یہ کتاب بنیادی طور پر ایک استاد اور ایک بزرگ کی حیثیت سے محسوس کیے گئے جذبات اور مشاہدات پر مبنی تھی، جس میں قومی و ملی توقعات، مقاصد اور مختلف نظام ہائے تعلیم کے خاکہ جات پر تفصیلی بحث کی گئی۔

اس کتاب کی کاپیاں وفاقی حکومت کے متعدد تعلیمی اداروں کے سربراہان اور اعلیٰ حکام، بشمول سیکرٹری و وزیر تعلیم، وزیر اعظم اور صدر مملکت کو باضافتہ ارسل کی گئیں۔ اس دوران ملک میں سیاسی تغیر و تبدل رونما ہوا، تاہم نئے تعلیمی سال کے لیے تیار کی جانے والی نصابی کتب آج بھی تعلیمی اداروں میں پڑھائی جا رہی ہیں۔

نصابی کتب کے مطالعے سے بعض ساختی اور عملی مسائل سامنے آتے ہیں۔ مالی وسائل کی کمی کے باعث بعض والدین صرف ایک ایک جلد ہی تیار کرواتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک چھٹی جماعت کے طالب علم کے والدین نے اخراجات بچانے کے لیے اردو اور انگریزی دونوں مضامین کی کتب ایک بی جلد میں چھپوا لیں۔ تاہم، کتاب کے حواشی نہایت تنگ تھے، جس کے نتیجے میں طلبہ کے لیے مطالعہ مشکل ہو گیا اور اساتذہ کو بھی دائیں جانب اردو اور بائیں جانب انگریزی متن پڑھنے میں بار بار دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ والدین کے لیے اس کا عملی نتیجہ یہ نکلا کہ انہیں ایک ہی نصابی کتاب سال میں دو مرتبہ خریدنی پڑی۔

ماضی میں ملک کے معتبر پبلیشورز کی شائع کردہ درسی کتب معیار اور دسترس دونوں کے اعتبار سے قابل قبول سمجھی جاتی تھیں۔ تاہم، "نئے نظام تعلیم" کے تحت شائع ہونے والی نصابی کتب اس قدر بلند لاگت کے ساتھ منظر عام پر آئی ہیں کہ موجودہ مہنگائی کے دور میں نہ صرف عام شہری بلکہ متوسط طبقہ اور بالائی متوسط طبقہ کے افراد کے لیے بھی ان کا برداشت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اگر کسی گھرانے کے تین یا چار بچے مختلف جماعتوں میں زیر تعلیم ہوں تو اخراجات مزید بڑھ جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں والدین بعض اوقات ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے غیر اخلاقی یا غیر قانونی ذرائع اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ابھی چند سال پہلے تک پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے پرائزمری سے میٹرک تک کی درسی کتب بلیک اینڈ وائٹ طرز پر ایسے کاغذ پر شائع کی جاتی تھیں جو ایک تعلیمی سال تک آسانی سے استعمال کے قابل رہتا تھا۔

جیسا کہ ڈاکٹر محمد آفتاب خان نے اپنی ۲۰۲۰ کی کتاب پاکستان کے تعلیمی نظام کی زیبوں حالی میں بھی نشاندہی کی تھی، سابقہ حکومتوں اور بیوروکریسی نے تعلیم کو ایک "کموڈیٹی" کے طور پر فروخت کرنے کی پالیسی اختیار کی (خان،

(۲۰۲۰)۔ اس رجحان نے تعلیم کو بتدربیج اس حد تک نجی شعبے کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا کہ پاکستان، جو کبھی اپنی معیاری اور کم لاگت تعلیم کی بنا پر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں غیر ملکی طلبہ کو ہر سال اپنی جانب راغب کرتا تھا، اس مقام سے محروم ہو گیا ہے۔

مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیہی علاقوں میں بچوں کے سرکاری اسکولوں میں داخلے کی شرح میں بتدربیج کمی واقع ہوئی ہے۔ خصوصی طور پر، ادارہ تعلیم و آگہی کی جانب سے جاری کردہ اینول اسٹیٹس آف ایجوکیشن رپورٹ (ASER) پاکستان کے مطابق، دیہی علاقوں میں ۶ سے ۱۶ سال کے بچوں میں سرکاری اسکولوں میں پڑھنے والوں کی شرح سنہ ۲۰۲۱ء میں تقریباً ۸۱ فیصد تھی، جو بعد میں کم ہو کر ۷۷ فیصد رہ گئی۔ (ادارہ تعلیم و آگہی، ۲۰۲۳ء)

## تعلیم کی نجکاری اور اس کے اثرات

تعلیم کو تجارت بنانے کی اس پالیسی کے نتیجے میں پاکستان لاکھوں ایسے سفیروں سے محروم ہو گیا جو اپنے ممالک میں goodwill اور مثبت تاثر پھیلا سکتے ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ شاید ملک میں چند ہزار سے زیادہ ایسے افراد نہ مل سکیں۔ مہنگی تعلیم نے طلبہ کو مجبور کر دیا کہ وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے امریکہ، برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک کا رخ کریں۔

یہ پالیسی نہ صرف پاکستان کے تعلیمی وقار بلکہ معیشت کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوئی، اور ملک سالانہ لاکھوں بلکہ کروڑوں ڈالر کی آمدنی سے محروم ہو گیا ہے۔

نتیجہ ۷۰ سال میں ایک ایسی نسل وجود میں آگئی ہے جو ایک درجن سے زائد نظام ہائے تعلیم میں بٹی ہوئی ہے اور فکری و نظریاتی طور پر انتشار کا شکار ہے۔

ہ وطن کی فکر کر نادان مصیبت آئے والی ہے  
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں (اقبال، ۱۹۲۴)

ہ لیکن نگاہ نکتہ بین دیکھے زیوں بختی مری  
رفتم کہ خار از پاکشم مہمل نہیں شد از نظر  
یک لخطہ غافل گشتم و صد سالہ راہم ذور ش

اکیسویں صدی میں تعلیمی نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا دنیا بھر کے ممالک کے لیے ایک اہم چیلنچ ہے، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک جیسے پاکستان میں، جہاں وسائل کی کمی، فرسودہ نصاب، اور غیر مؤثر امتحانی ڈھانچے

جیسے مسائل اس عمل کو مزید پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ موجودہ اسکول نظام تیزی سے بدلتی ہوئی ڈیجیٹل دنیا کے ساتھ قدم ملا کر چلنے میں مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔

## سنگل نیشنل کریکولم: امکانات اور چیلنجز

ان حالات میں حکومتِ پاکستان نے سنگل نیشنل کریکولم (Single National Curriculum) متعارف کرایا، جس کا مقصد ملک بھر میں تعلیم کے معیار کو یکسان بنانا ہے۔ تاہم، اس کے نفاذ کے نتائج متوازن نہیں رہے۔ وفاقی تعلیمی بورڈ کے مطابق، نیا قومی نصاب ۲۰۲۴ء میں جماعت نہم اور گیارہوں کے لیے نافذ کیا جا چکا ہے، جبکہ دہم اور بارہوں کے لیے ۲۰۲۵ء میں نفاذ متوقع ہے (روزنامہ نیشن، ۲۰۲۴ء)۔

تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب کے شہری اسکولوں میں نصاب کے نفاذ کی اوسط کارکردگی نسبتاً بہتر ہے (۴۱٪) جب کہ دیہی اسکولوں میں یہ شرح کم (۳۵٪) پائی گئی (دی فرائیڈ ٹائمز، ۲۰۲۵ء)۔

اس فرق سے ظاہر ہوتا ہے کہ وسائل، تربیت، اور انتظامی صلاحیتیں شہری و دیہی علاقوں میں یکسان نہیں۔ دوسرا جانب، بلوچستان جیسے صوبوں میں لسانی و ثقافتی تنوع اور تعلیمی ڈھانچے کی کمزوری کے باعث اس نصاب کا یکسان اطلاق اب بھی ایک بڑا مسئلہ ہے (پاکستان ٹوڈے، ۲۰۲۴ء)۔

اگرچہ سنگل نیشنل کریکولم میں اکیسویں صدی کی مہارتیں کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن مؤثر عمل درآمد کے لیے تدریسی تربیت، نصابی مواد کی بہتری، اور جانچ کے نظام میں اصلاحات ناگزیر ہیں (پاکستان جرنل آف ایجوکیشنل ریسرچ، ۲۰۲۴ء)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصاب کی یکسانیت کا تصور مثبت ضرور ہے، مگر اس کی کامیابی کا انحصار مضبوط ادارہ جاتی ربط، پیشہ ور اہم منصوبہ بندی، اور صوبائی ہم آہنگی پر ہے۔

پاکستان کا تعلیمی نظام اس وقت ایک اہم موڑ پر کھڑا ہے۔ ایک طرف سنگل نیشنل کریکولم (SNC) سے یہ امید کی جا رہی ہے کہ یہ نصاب پورے ملک میں تعلیمی معیار کو یکسان کرے گا اور ہر بچے کو بہتر موقع فراہم کرے گا۔ لیکن دوسرا طرف اس کے نفاذ میں کئی عملی مسائل سامنے آ رہے ہیں، جیسے کہ نصاب کی تیاری میں کمزوریاں، اساتذہ کی تربیت کی کمی، اور تعلیمی اداروں کے درمیان ہم آہنگی کا فقدان۔

## نتیجہ و سفارشات

سنگل نیشنل کریکولم کا مقصد صرف ایک جیسی کتابیں بنانا نہیں بلکہ ایسا تعلیمی ماحول پیدا کرنا ہے جہاں سیکھنے کے موقع سب کے لیے برابر ہوں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حکومت، تعلیمی ماہرین، اور ادارے ایک ساتھ مل کر منصوبہ بنندی کریں، تربیتی نظام بہتر بنائیں، اور عملدرآمد کے مراحل کی مؤثر نگرانی کریں۔

اگر یہ اقدامات سنجدگی سے کیے جائیں تو پاکستان کا تعلیمی نظام نہ صرف زیادہ مضبوط ہو سکتا ہے بلکہ معاشرتی ترقی اور قومی یکجہتی میں بھی حقیقی کردار ادا کر سکتا ہے۔ تعلیم کو محض ایک پالیسی نہیں بلکہ قومی ترقی کی بنیاد کے طور پر دیکھنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

## حوالہ جات

ادارہ تعلیم و آگہی۔ ۲۰۲۳۔ اینول استیٹس آف ایجوکیشن رپورٹ (ایسر) پاکستان ۲۰۲۳ء: نیشنل روول فانڈنگز۔ لاہور: ادارہ تعلیم و آگہی۔

<https://aserpakistan.org/document/aser/2023/presentations/ASER-2023-KP-Presentation.pdf>

پیرزادہ، سید شریف الدین۔ (۱۹۶۶). *s 'Quaid-i-Azam Jinnah*۔ (جلد ۴، صفحہ ۲۴۹)۔ کراچی: گلڈ پیلسنگ ہاؤس۔ اقبال، محمد۔ (۱۹۳۶)۔ ضربِ کلیم۔ لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ غازی، محمود احمد۔ (۲۰۱۴)۔ محاضراتِ تعلیم۔ لاہور: اریب پبلیکیشنز۔ غازی، محمود احمد۔ (۱۹۹۹)۔ پانچویں محمد رفیع الدین میموریل لیکچر۔ [لیکچر]۔ محمد رفیع الدین میموریل کانفرنس، پاکستان۔ اقبال، محمد۔ (۱۹۲۴)۔ وطنیت۔ بانگ درا۔ لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ اقبال، محمد۔ (۱۹۲۴)۔ مسلمان اور تعلیم جدید۔ بانگ درا۔ لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ رحمان، طاہر۔ (۲۰۰۴)۔ اجنبی دنیاؤں کے باشندے: پاکستان میں تعلیم، عدم مساوات اور پولرائزیشن کا مطالعہ۔ کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ بوڈھائی، پروفیسر۔ (۱۹۹۸)۔ تعلیم اور ریاست: پاکستان کے پچاس برس۔ کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

پیپر۔ ماخوذ از: <https://unesdoc.unesco.org>۔ UNESCO۔ (۲۰۱۷)۔ *Privatization of Education in Pakistan*۔ پالیسی مقصود، سید۔ (۲۰۱۹)۔ پاکستان میں نصاب سازی کے مسائل اور چینچز۔ اسلام آباد:

ادارہ تعلیم و خان، محمد آفتاب۔ (۲۰۲۰)۔ پاکستان کے تعلیمی نظام کی زیبوں حالی۔ لاہور: تنظیم اساتذہ پاکستان و پاکستان ایگری کلچرل سانٹشٹ فورم۔

روزنامہ نیشن۔ (۲۰۲۴ء، ۲۰ مارچ)۔ وفاقی بورڈ نے قومی نصاب کے نفاذ کا اعلان کیا۔ لاہور: روزنامہ نیشن۔

<https://www.nation.com.pk/20-Mar-2024/federal-board-announces-implementation-of-national-curriculum-from-academic-year-2024>

دی فرائیڈے ٹائمز۔ (۲۰۲۵ء، ۱۰ جولائی۔ سنگل نیشنل کریکولم: وعدے اور مشکلات۔ لاہور: دی فرائیڈے ٹائمز۔

<https://www.thefridaytimes.com/01-Jul-2025/one-nation-many-hurdles-the-promise-and-perils-of-pakistan-s-single-national-curriculum>

پاکستان ٹوڈے۔ (۲۰۲۴ء، ۳۰ اپریل۔ سنگل نیشنل کریکولم اور بلوچستان کے مسائل۔ اسلام آباد: پاکستان ٹوڈے۔

<https://www.pakistantoday.com.pk/2024/04/03/single-national-curriculum-and-balochistan>

پاکستان جرنل آف ایجوکیشنل ریسرچ۔ ۲۰۲۴ء۔ پاکستان میں سنگل نیشنل کریکولم کے نفاذ کے اثرات۔ پشاور: یونیورسٹی آف ایجوکیشن۔

<https://pjer.org/index.php/pjer/article/view/831>